ساری رضی اللہ عنہا اپنی قدر و منزلت کے باوجود ہاجرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے غیرت میں کیوں آئیں

لماذا شعرت سارة بالغيرة مع جلالة قدرها من هاجر؟

[urdu - اردو - أردو]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

ساری رضی اللہ عنہا اپنی قدر و منزلت کے باوجود ہاجرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے غیرت میں کیوں آئیں

جب ہاجرہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اسماعیل علیہ السلام کو جنم دیا تو کیا سارہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اس سے غیرت محسوس کی تھی ؟
اگر جواب اثبات میں ہو تو پھر سوال یہ ہے کہ سارہ رضی اللہ تعالی عنہا جیسی قدر و منزلت اور مقام و مرتبہ والی عورت نے غیرت کیوں محسوس کي ؟
اور کیا ان کی غیرت محسوس کرنے کی بنا پر ہی ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ ہاجرہ اور اسماعیل علیہ السلام کو صحراء میں لے جائیں ؟

الحمد للہ:
عورت کا اپنی سوکن سے غیرت کھانا ایك طبعی چیز ہے اور یہ عورتوں کی سرشت میں داخل ہے، اس میں عورت کا اپنا کوئی دخل شامل نہیں، اسی لیے اس چیز پر اس کا مؤاخذہ صرف اسی صورت میں ہوگا جب وہ اس سے میں زیادتی کرتی کرے اور اللہ کی جانب سے حرام کردہ ظلم کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنی بہن پر ظلم کرے، اور اس طرح وہ اس کی غیبت و چغلی کی مرتکب ٹھرے، یا پھر اس کی غیرت کے نتیجہ میں طلاق حاصل کرے، یا سوکن کے بارہ میں کوئی اور سازش وغیرہ کی مرتکب ہو.
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:
اصل میں غیرت عورتوں کے ہاں ایسی چیز نہیں کہ اسے خود حاصل کیا جا سکتا ہو، لیکن جب وہ اس میں افراط و زیادتی کا شکار ہو جائے تو یہ قابل ملامت ہوگی، اس کا ضابطہ درج ذیل مرفوع حدیث میں بیان ہوا ہے:
جابر بن عتیك انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"غیرت میں کچھ غیرت تو ایسی ہے کہ اللہ تعالی اس غیرت کو پسند فرماتا ہے، اور کچھ غیرت ایسی ہے جو اللہ تعالی کو ناپسند ہے اور اسے ناراض کر دیتی ہے:

الله تعالى كو وہ غيرت پسند ہے جو شك و تردد ميں ہو اور جو غيرت الله كو ناراض كر ديتى ہے وہ شك و تردد كے علاوہ كسى اور ميں ہے"
سنن نسائى حديث نمبر (٢٥١١) علامہ البانى رحمہ الله نے ارواء الغليل (٧ / ٨٠) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.
اس ليے اگر خاوند اور بيوى كى غيرت نيچرل اور طبعى ہو جس سے كوئى عورت بچ نہيں سكتى تو اس ميں معذور ہو گى جب تك وہ حد سے تجاوز نہيں كرتى، يعنى جب تك وہ حد سے تجاوز كرتے ہوئے حرام قول و فعل كى مرتكب نہ ہو، اس ليے سلف صالحين كى بيويوں سے اس سلسلہ ميں غيرت كے جو واقعات آتے ہيں انہيں اسى غيرت پر محمول كيا جائيگا"
ديكھيں: فتح البارى (٩ / ٣٢٦).
اور ابن مفلح رحمہ الله كا كہنا ہے:
"طبرى وغيرہ دوسرے علماء كرام كا قول ہے: عورتوں كى وہ غيرت قابل گرفت نہيں جو ان ميں جبلى طور پر پائى جاتى ہو"
ديكھيں: الآداب الشرعية (١ / ٢٤٨).
اور حافظ ابن حجر رحمہ الله نے عائشہ رضى الله تعالى عنہا كا اپنى ايك سوكن كے برتن توڑنے والى حديث كى شرح كرتے ہوئے لكھا ہے:
"سب شارحين حديث كا كہنا ہے كہ: اس حديث ميں يہ اشارہ پايا جاتا ہے كہ عورت سے جو غيرت صادر ہو اس پر اس كا مؤاخذہ نہيں كيا جائيگا، كيونكہ اس حالت ميں شدت غضب كى بنا پر اس كى عقل ماؤف ہوگى جسے غيرت نے ماؤف كر ديا تھا.
ابو يعلى رحمہ الله نے عائشہ رضى الله تعالى عنہا سے مرفوعا بيان كيا ہے جس كى سند ميں كوئى حرج نہيں:
"غيرت كھانے والى عورت وادى كے اوپر سے نيچے نہيں ديكھتى"
ديكھيں: فتح البارى (٩ / ٣٢٥).
مقام و مرتبہ اور فضيلت والى عورتوں سے جو غيرت بھى واقع ہوئى ہے وہ اسى قسم ميں شامل ہوتى ہے جس سے كوئى بچ نہيں سكتا، اور اس چيز ميں ان كا مؤاخذہ نہيں كيا جائيگا كيونكہ اس فعل ميں انہوں نے الله كى مشروع كردہ ميں كوئى حد سے تجاوز نہيں كى.
اور سارہ رضى الله تعالى عنہا كا اپنى سوكن ہاجرہ رضى الله تعالى عنہا سے غيرت كھانا بھى اسى ميں شامل ہوگا، اس ليے انہوں نے اپنى خاوند سے مطالبہ كيا كہ وہ اپنى سوكن كو اپنى نظروں كے سامنے نہيں ديكھنا

چاہتی، اور وہ اسے ان کے ساتھ نہ رکھیں، ان کا یہ مطالبہ کوئی برا نہیں، اور پھر علماء کرام نے یہ بیان کیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام خود ہی ہاجرہ کو وہاں سے لےگئے سارہ نے ان سے یہ مطالبہ نہیں کیا.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"کہا جاتا ہے کہ: سارہ رضی اللہ تعالی عنہا کی غیرت شدید ہوگئی تو ابراہیم علیہ السلام اسماعیل اور ان کی والدہ کو اسی لیے مکہ لے گئے"

دیکھیں: فتح الباری (٦ / ٤٠١).

اس کی دلیل ہاجرہ رضی اللہ تعالی عنہا کا یہ قول دلالت کرتا ہے کہ:

"اے ابراہیم علیہ السلام آپ ہمیں اس وادی میں جہاں کوئی انسان اور کوئی چیز نہیں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں ؟

ہاجرہ نے یہ بات کئی بار دہرائی اور ابراہیم نے ان کی جانب کوئی توجہ نہ کی تو وہ کہنے لگیں:

کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے ؟

تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں

تو ہاجرہ کہنے لگیں: پھر اللہ تعالی ہمیں ضائع نہیں کریگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (٣١٨٤).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"جب ابراہیم اور ان کی بیویوں کے مابین جو کچھ تھا تو ابراہیم علیہ السلام ام اسماعیل اور اسماعیل کو لے کر وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ پانی کا مشکیزہ .. .... بھی تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (٣١٨٥).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"قولہ: یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ فرمانا:

"جب ابراہیم اور ان کے گھر والوں کے مابین جو کچھ تھا"

گھر والوں سے مراد سارہ ہیں، اور " جو کچھ تھا " یعنی جب ہاجرہ نے اسماعیل کو جنم دیا تو سارہ نے غیرت کھائی"

دیکھیں: فتح الباری (٦ / ٤٠٧).

واللہ اعلم.